حج کے بعد

[الأردية - أردو - urdu]

فالح بن محمد بن فالح الصغيّر

ترجمہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ: افضل ضیاء شہزادہ

2011 - 1432

IslamHouse.com

ماذا بعد الحجّ

« باللغة الأردية»

أ.د. فالح بن محمد بن فالح الصغيّر

ترجمة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

مراجعة: أفضل ضياء شهزاده

2011 - 1432

IslamHouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کے بعد

ہر قسم کی تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس کے فضل وانعام سے نیک چیزیں تکمیل پاتی ہیں اور نیکیاں قبول کی جاتی ہیں، میں اس پاکیزہ ذات کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اسکا شکر ادا کرتا ہوں، اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور بکثرت درود وسلام ہو آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر، امابعد:

قارئین کرام! حج ختم ہوا، اور حج کے مہینے اپنی خیرات وبرکات کے ساتھ گزر گئے. یقیناً حج کے وہ مبارک ایام گزر گئے جسمیں مسلمانوں نے حج ادا کیا، ان میں سے بعض فرض حج ادا کرنے والے تھے، اور بعض نفلی حج کرنے والے تھے، اور ان میں سے مقبول حضرات اپنے گناہوں سے بخشے بخشائے اس دن کی طرح واپس ہوئے گویا کہ ان کی ماں نے انہیں جنم دیا ہو. پس مبارکبادی ہو کامیاب ہونے والوں کو اور خوش بختی ہو مقبولین حضرات کو.

" بے شک اللہ تعالی تقوی والوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے " (المائدہ:۲۷).

اور ہر مسلمان کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ عمل کے مقبول ہونے کی کچھ علامتیں ہیں جن علامات میں سے نیکی کے بعد نیکی کرنا ہے اور عمل کے مردود ہونے کی علامات میں سے برائی کے بعد برائی کا ارتکاب کرنا ہے-

پس جب حاجی حج سے واپس آکر اپنے نفس کو اطاعت الہی کی طرف متوجہ پائے، خیر کی طرف رغبت کرنے والا پائے، استقامت پے گامزن پائے اور گناہوں سے دوری اختیار کرنے والا پائے تو یہ اللہ کی طرف سے اسکے عمل کے قبولیت کی پہچان ہے.

اور جب اپنے نفس کو اللہ کی طاعت سے پیچھے رہنے والا، نیکیوں سے دور رہنے والا، برائیوں کی طرف پلٹنے اور اسکا ارتکاب کرنے والا پائے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اسے مزید توبہ اور انابت الی اللہ کی ضرورت ہے.

تو اے وہ شخص جس نے اللہ کے محترم گھر کا قصد کیا، تم پر حج کے مبارک ایام گزرے اور تم نے ان مقدس مقامات پر اپنے ایام بتائے تو اب تمہارا یہ عمل تمہاری طرف سے ہدایت وحق کے راستہ کی طرف گامزن ہونا چاہئے.

اے حج میں اللہ کی پکار پر لبیک کہنے والے! اور اے لبیک اللھم لبیک (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں) کہنے والے! تمہاری یہ اللہ کیلئے حاضری وپکار تمام امور میں ہمیشہ کیلئے ہونی چاہئے اور تمہاری یہ طاعت ہمیشہ اسی کیلئے جاری رہنی چاہئے. کیونکہ حج کے مہینہ کا رب تمام مہینوں کا رب ہے، اور ہمیں اللہ سے استعانت اور اسکی عبادت کا حکم موت تک دیا گیا ہے.

" اوراپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے" (الحجر:۹۹).

پیارے مسلمان بھائی!

بھلائی کے موسم انسانی زندگی میں وقتی طور پر تبدیلی نہیں چاہتے بلکہ مکمل طور سے لہو ولعب اور غفلت وکوتاہی سے اطاعت اور کامل عبودیت الہی کی طرف منتقلی کامطالبہ کرتے ہیں.

اور بھلائی کے مواسم ایسی جگہوں کی طرح نہیں ہیں جہاں انسان اپنی گناہوں میں تخفیف حاصل کرلے اور گناہوں سے چھٹکاراپالے تاکہ دوبارہ پھر دوسری گناہ کاارتکاب کرے کیونکہ یہ لوگوں کی ناسمجھی ہے اور جولوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ ان مواسم کی حقیقت کاادراک نہیں رکھتے، بلکہ یہ مواسم ایسی جگہیں ہیں جو غافلوں کیلئے تنبیہ کاکام کرتی ہیں اور کوتاہی کرنے والوں کیلئے باعث نصیحت ہیں تاکہ لوگ اپنے گناہوں پے نادم ہوکراس سے باز آجائیں اور آئندہ نہ کرنے کاعزم مصمّم کریں اور اللہ کی طرف لوٹیں.

" ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والاہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں"- (طہ:۸۲)

اوراکثر لوگ اپنے نفس کے دھوکے کاشکار ہوجاتے ہیں اور شیطانوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں یہاں تک کہ اسی حالت پے انہیں موت آپہنچتی ہے.

پس اے اللہ کے محترم گھر کاقصد کرنے والے! اس آدمی کی طرح نہ ہوجاؤ جس نے مضبوط محل بنایا پھراسے اسکی بنیاد سے ڈھاناشروع کردیا.

" اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا " (النحل:۹۲).

اور سب سے خطرناک بات جس سے ہر مسلمان کو متنبہ ہونا چاہئے یہ ہے کہ بعض لوگ اللہ کے مقدس گھر کا قصد کرتے ہیں اور اس سے زیادہ اہم چیز کو ترک کر دیتے ہیں کیونکہ لوگوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو پنجوقتہ نماز ہی نہیں پڑھتے ہیں اور ایسے شخص کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسکا حج ہی نہیں کیونکہ اس نے نماز کو چھوڑا ہے جبکہ تارک صلاۃ کے بارے میں سخت وعید آئی ہیں اللہ کا فرمان ہے:

" تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے " (المدثر:۴۲-۴۳)

اور اللہ نے فرمایا:

" ہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو-یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے "- (التوبۃ:۵)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فاصلہ نماز چھوڑنے کا ہے" اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے.

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے:

"ہمارے اور اہل کتاب کے مابین عہد نماز کا ہے تو جسنے نماز چھوڑی تو گویا اس نے کفر کی"

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ کتاب الایمان میں شقیق بن عبد اللہ تابعی سے روایت کی ہے فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اعمال کو چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے"۔

بعض لوگ بیت اللہ کا حج کرتے ہیں لیکن زکاۃ ادا نہیں کرتے جبکہ کتاب اللہ میں زکاۃ کا ذکر نماز کے ساتھ ہوا ہے. اللہ کا فرمان ہے:

"نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو"۔(البقرۃ: ۴۳)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بے شک مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں جب وہ ایسا کرلیں تو مجھ سے انکے خون ومال محفوظ ہوگئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور انکا معاملہ اللہ پر ہے". اسے بخاری ومسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے.

اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکاۃ سے جنگ لڑی اور وہ مشہور قول فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور باضرور لڑوں گا جو نماز وزکاۃ کے درمیان تفریق کرے گا. اللہ کی قسم! اگر رسی یا بکری کا بچہ جسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے مجھ سے روکیں گے تو اس پر بھی ان سے جنگ کروں گا"۔

اور بعض لوگ حج کرتے ہیں مگر رمضان کا روزہ نہیں رکھتے، جبکہ روزہ حج سے زیادہ ضروری ہے اور حج سے فرضیت میں اولیت رکھتا ہے. جو لوگ حج ادا کرتے ہیں اور دیگر ارکان میں

غفلت سے کام لیتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایسے جسم کے عضو کا علاج کرتا ہے جسکا سر کٹا ہوا ہو.

اور مسلمان کیلئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اپنے دین کی حفاظت اور اسکے کمال کی حرص رکھے اور اس دین کی زوال اور اس میں خلل واقع ہونے سے محفوظ رکھے، اور واجبات کی ادائیگی کرے اور حرام چیزوں سے بچے، اور موت تک اللہ کے دین پر قائم رہے.

اللہ کا فرمان ہے:

" بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ غمگین ہوں گے، یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے "-(الأحقاف:١٣-١٤)

اور جس بات کی خاص تاکید کی جاتی ہے وہ یہ کہ مسلمان اپنے کئے ہوئے اعمال کا محاسبہ اور جانچ پڑتال کرے پھر اپنے لئے ایک ایسا پروگرام بنائے جسکی اللہ کی مدد کا سہارا لیکر ادائیگی کر سکے تاکہ اس عمارت کی تکمیل ہو سکے جسے حج میں شروع کیا تھا.

یہ سب اسلئے تاکہ مسلمان بندہ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد اہم اعمال پر محافظت کر سکے، اللہ اسے اس بات کی توفیق دے.

اللہ سے میری دعا ہے کہ تمام لوگوں کے حج کو قبول فرمائے اور اسے مقبول حج بنائے اور ان کی کوششوں کو قبول فرمائے اور انکے گناہوں کی مغفرت فرمائے، اور ہمارے اقوال

وافعال میں اخلاص عطا فرمائے اور مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے. اور ہمارے اس عمل کو زندگی اور موت کے بعد ذخیرہ آخرت بنائے. بے شک وہی بہترین کارساز اور بڑی قدرت رکھنے والا ہے.